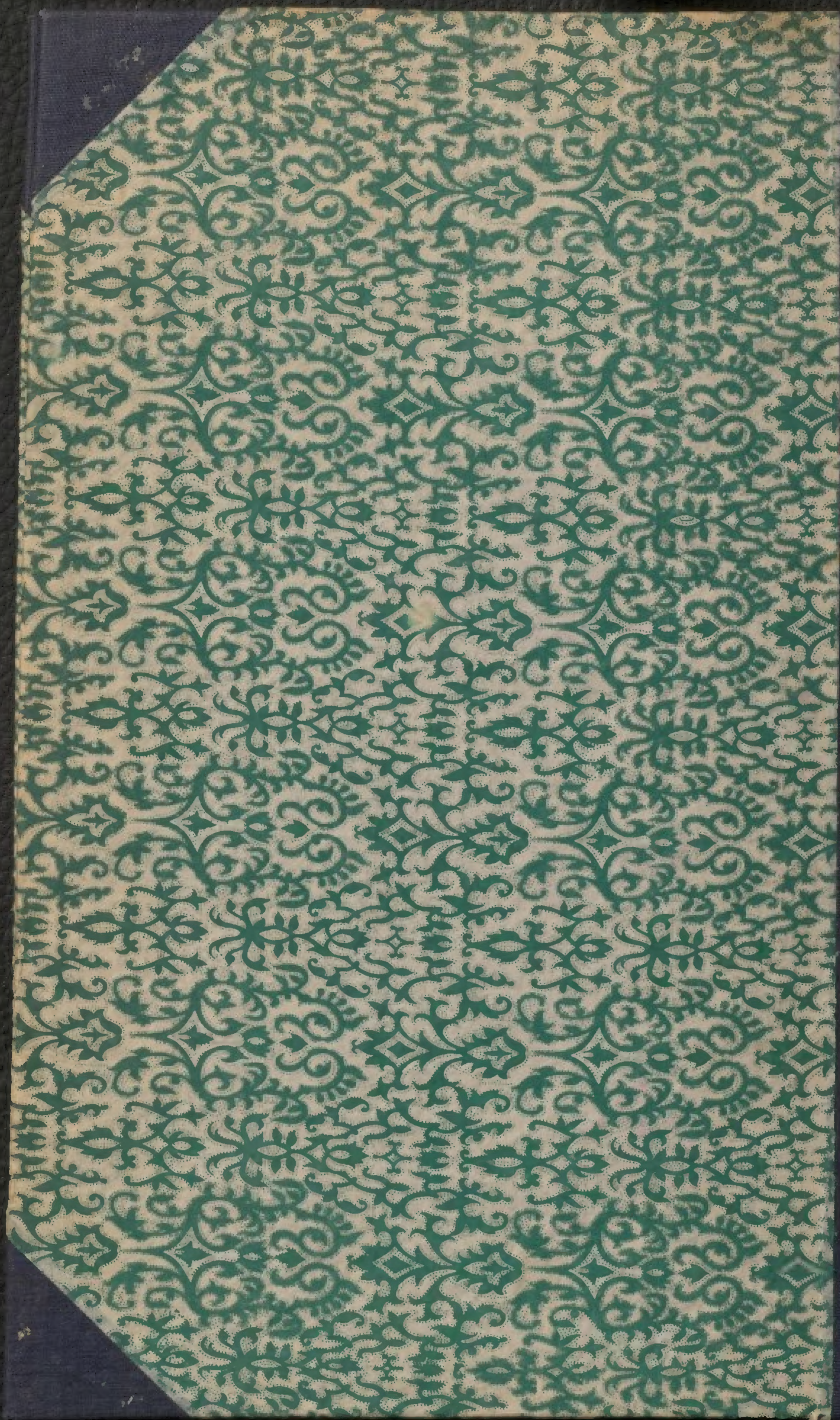
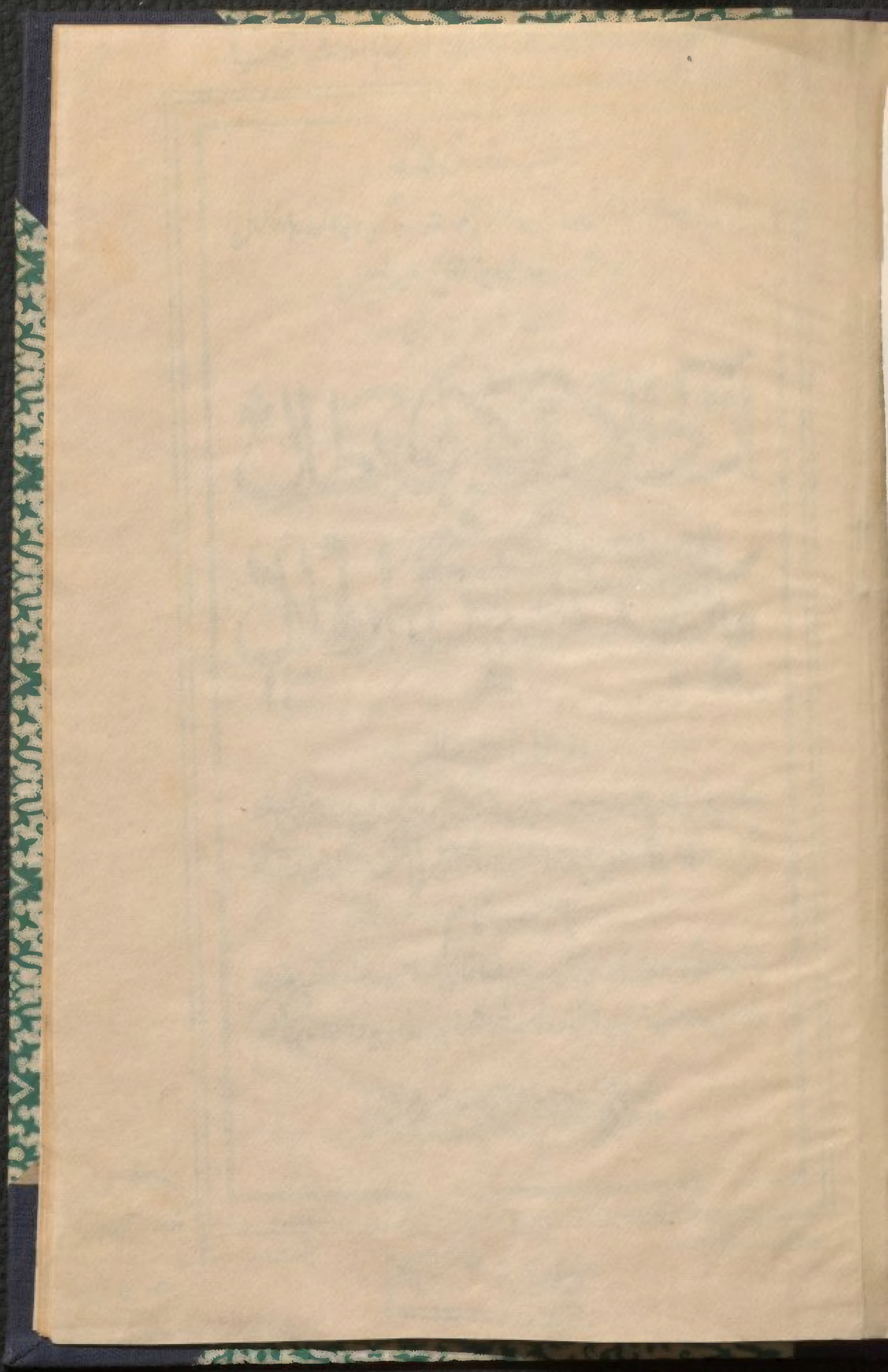




جماعت رضائے مصطفےٰ نے اپنے صرف سے چھاپا اور شائع کیا۔

الحمد للہ

اس رسالۂ مبارکہ مین اس امر کا ثبوت دیا گیا ہے کہ دربارۂ ہلال
تار و خطوط و اخبار و افواہ بازار شرعاً معتبر نہین
مسمّٰی بنام تاریخی

ازکی الاہلال بابطال ما احدث الناس فی امر الہلال

۱۳۳۵ھ

از افادات عالیہ

حضور پرنور امام اہلسنت مجدد دین و ملت عظیم البرکۃ رفیع الدرجۃ محی السنۃ
شیخ الاسلام والمسلمین عمدۃ الفضلاء المحققین اعلیٰحضرت قبلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

باہتمام

جناب مولانا مولوی محمد ابراہیم رضا خان صاحب خلف اکبر حضرت
اقدس صاحب زیب سجادہ آستانۂ عالیہ رضویہ دامت برکاتہم

مطبوعہ مطبع اہل سنت و جماعت بریلی

بار اول ایک ہزار جلد — قیمت



بسم اللہ الرحمن الرحیم

مسئلہ

از کلکتہ فوجداری بالاخانہ مرسلہ مرزا غلام قادر بیگ صاحب ۱۳ شعبان ۱۳۱۵ھ

کیا فرماتے ہین علمائے دین اس مسئلہ مین کہ دربارہ رویت ہلال تار کی خبر شرعاً معتبر ہے یا نہین اور اگر کچھ لوگ یہ انتظام مقرر کرلین کہ درباب رویت ہلال رمضان وشوال وذی الحجہ ومحرم کے پیشتر سے مراسلات مقام دیگر کو جہان جہان مناسب خیال کیا جائے اس مضمون سے بھیجے جائین کہ اگر اون مقامون مین ۲۹ کی رویت ہو تو خبر رویت کی بذریعہ تار کے پہنچ جائے اور بعد پہنچنے خبر شہادت کافی کے مشتہر کردیا جائے تو یہ طریقہ شرعاً مقبول یا محض باطل اور اوسکی بناپر اعلان ہو تو مسلمانون کو اوس پر عمل جائز یا حرام اور اعلان کرنے والون کے حق مین کیا حکم ہے۔ بینوا توجروا۔

الجواب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی بشکرہ یصیر ہلال النعمۃ بدرا + والصلاۃ والسلام علی اجل شموس الرسالۃ قدرا + وعلی الہ وصحبہ نجوم الھدی واقمار التقی + ما اتی البرق + بخبر الودق + فصدق مرۃ وکذب اخری + اللھم ھدایۃ الحق والصواب +

محض نامعتبر اور یہ طریقہ کہ تحقیق ہلال کے لیے تراشا گیا باطل وبے اثر مسلمانوں کو ایسے اعلان پر عمل حرام اور جو اوس کی بنا پر مرتکب اعلان ہو سب سے زیادہ بتلائے آثام اس طریقہ مین جو غلطیان اور احکام شرع سے سخت بیگانگیان ہین اون کے تفصیل کو دفتر درکار لہذا ایمان بقدر ضرورت وفہم مخاطب چند آسان تنبیہون پر اقتصار وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت والیہ انیب *

تنبیہ اول

شریعت مطہرہ نے دربارۂ ہلال دوسرے شہر کی خبر کو شہادت کافیہ یا تواتر شرعی پر بنا فرمایا اور ان مین بھی کافی وشرعی ہونے کے لیے بہت قیود و شرائط لگائے ہین جن کے بغیر ہرگز گواہی و شہرت تک بکار آمد نہین اور ظاہر کہ تار نہ کوئی شہادت شرعیہ ہے نہ خبر متواتر پھر اوس پر اعتماد کیونکر حلال ہو سکتا ہے فتح القدیر و درمختار و فتاوی ہندیہ وحاشیہ طحطاویہ علی مراقی الفلاح شرح نور الایضاح مین ہے واللفظ للدر یلزم اھل المشرق برؤیۃ اھل المغرب اذا ثبت عندھم رؤیۃ اولئک بطریق موجب علامہ حلبی وعلامہ طحطاوی وعلامہ شامی حواشی درمختار مین فرماتے ہین۔ بطریق موجب بان یحتمل اثنان الشھادۃ او یشھدا علی حکم القاضی او یستفیض الخبر بخلاف ما اذا اخبر ان اھل بلدۃ کذا رأوہ لانہ حکایۃ جو بہان تار کی خبر پر عمل چاہے اوسپر لازم کہ شرعًا اوس کا موجب ہلزم ہونا ثابت کرے مگر حاشا نہ ثابت ہوگا جب تک ہلال مشرق اور بدر مغرب نے نہ چکے پھر شرع مطہر پر بے اصل زیادت تعدی اور منصب رفیع فتوی پر جرأت کس لیے

والعیاذ باللہ سبحنہ وتعالے اور یہ خیال کہ تارمین خبر تو شہادت کافی کی آئی محض نادانی کہ ہم تک تو نامعتبر طریقے سے پہونچی نبی صلی اللہ تعالے علیہ وسلم کی خبر سے زیادہ معتبر کسکی خبر پھر جو حدیث نامعتبر راویون کے ذریعہ سے آئی ہے کیون پایۂ اعتبار سے ساقط ہو جاتی ہے +

تنبیہہ دوم

تار کی حالت خط سے زیادہ ردی وسقیم کہ اوس مین کاتب کا خط تو پہچانا جاتا ہی طرز عبارت سے شناخت مین آتا ہے واقف کار دیگر قرائن سے اعانت پاتا ہی باایں ہمہ ہمارے علمانے تصریح فرمائی کہ امور شرعیہ مین ان خطوط ومراسلات کا کچھ اعتبار نہین کہ خط خط کے مشابہ ہوتا ہے اور بن بھی سکتا ہے تو یقین شرعی نہین ہوسکتا کہ اوسیکا لکھا ہوا ہے ائمۂ دین کی عبارتین یہ ہیں [1] اشباہ مین ہے لایعتمد علے الخط ولایعمل بہ ہدایہ [2] مین ہے الخط یشبہ الخط فلایعتبر فتح القدیر [3] مین ہے الخط لاینطق وھو متشابہ درمختار [4] مین ہی لایعمل بالخط الخ فتاوی [5] قاضی خان مین ہے القاضی انما یقضی بالحجۃ والحجۃ ھی البینۃ اوالاقرار اما الصك فلایصلح حجۃ لان الخط یشبہ الخط کافی [6] شرح وافی مین ہے الخط یشبہ الخط وقد یزوّر ویفتعل عینی [7] شرح کنز مین ہے الخط یشبہ الخط فلایلزم حجۃ لانہ یحتمل التزویر۔ مجمع الانہر [8] شرح ملتقی الابحر مین القضاء والشہادۃ لایحل الاعن علم ولاعلم ھھنا لان الخط یشبہ الخط فتاوی [9] عالمگیریہ مین ملتقط [10] سے ہے الکتاب قد یزور ویفتعل والخط یشبہ الخط والخاتم یشبہ الخاتم مختصر ظہیریہ [11] پھر شرح الاشباہ [12] للعلامۃ البیری [13] پھر ردالمحتار مین ہی لایقضی

القاضي بذلك عند المنازعة لان الخط مما یزور ویفتعل غمز العیون میں فتاوی امام اجل ظہیر الدین مرغینانی سے ہے العلة فی عدم العمل بالخط کونه مما یزور ویفتعل ای من شانه ذلک وکونه من شانه ذلک یقتضی عدم العمل به وعدم الاعتماد علیه وان لم یکن فی نفس الامر کما هو ظاهر دیکھیے کس قدر روشن واضح تصریحین ہین کہ خط پر اعتماد نہین نہ اوسپر عمل ہو نہ اوسکے ذریعہ سے یقین حاصل ہو نہ اوسکی بنا پر حکم وگواہی حلال کہ خط خط کے مشابہ ہوتا ہے اور مہر مہر کے مانند بن سکتی ہے اور صاف ارشاد کرتے ہین کہ خط کا صرف اپنی ذات مین قابل تزویر ہونا ہی بے اعتباری کو کافی ہے اگرچہ یہ خاص خط واقع مین ٹھیک ہو پھر تار جس مین خبر بھیجنے والے کے دستخط وزبان کی کوئی علامت تک نام کو بھی نہین اور اوس مین خط کی بہ نسبت کذب وتزویر نہایت آسان کیونکہ امور دینیہ کی اوسپر بنا حرام قطعی نہو گی سبحن اللہ ائمۂ دین کی تو وہ احتیاط کہ مہری خط کو صرف گنجائش تزویر کے سبب لغو ٹھہرایا حالانکہ مہر بنا لینا اور خط مین خط ملا دینا سہل نہیں شاید ہزار مین دو ایک ایسا کر سکتے ہون اور یہان تو اصلا دشواری نہین جو چاہے تار گھر مین جائے اور جسکے نام سے چاہے تار دے آئے وہان نام ونسب کی کوئی تحقیقات نہین ہوتی نہ رجسٹری کی طرح شناخت کہ گواہ لیے جائین۔ علاوہ برین تار والون کی وجوب صدق پر کونسی وحی نازل کہ اون کی بات خواہی نخواہی واجب القبول ہو گئی اور اوس پر احکام کی بنا ہونے لگی ہزار افسوس ذلت علم وقلت علماء پر انا للہ وانا الیه راجعون +

تنبیہ سوم

قطع نظر اس سے کہ خبر شہادت سنگانے کے لیے جنہیں مراسلات بھیجے جائین

غالباً اون کا بیان حکایت و اخبار محض سے کتنا جدا ہوگا جس کی بے اعتباری
تمام کتب مذہب مین مصرح بالفرض اگر اصل خبر مین کوئی خلل شرعی نہو
تاہم اوس کا جامہ اعتبار تار مین اگر یکسر تار تار کہ وہ بیان ہم تک اصالۃً
نہ پہونچا بلکہ نقل در نقل ہو کر آیا صاحب خبر تو وہان کے تار والے سے کہکر الگ
ہو گیا اوس نے تار کو جنبش دی اور کھٹکون سے جنکے اطوار مختلفہ کو اپنی اصطلاح
مین علامت حروف قرار دے رکھا ہے اشارون اشارون مین عبارت
بتائی اب وہ بھی جدا ہو گیا یہان کے تار والے نے اون کھٹکون پر نظر کی
اور ضروریات معلومہ سے جو فہم مین آیا اوسے نقوش معروفہ مین لایا اب یہ بھی
الگ رہا وہ کاغذ کا پرچہ کسی ہرکارہ کے سپرد ہوا کہ یہان پہونچا کر چلتا بنا
سبحن اللہ اس نفیس روایت کا سلسلۂ سند تو دیکھیے مجہول عن مجہول
عن مجہول نامقبول از نامقبول از نامقبول اسقدر وسائط تو لابدی ہین
پھر شاید کبھی نہوتا ہو کہ معزز لوگ بذات خود جا کر تار دین اب جس کے ہاتھ
کہلا بھیجنا یا نیسے وہ جدا واسطہ اسپر فارم کی حاجت ہوئی تو تحریر کا قدم درمیان
آپ انگریزی نہ آئے تو کسی انگریزی دان کی وساطت ادہر تار کا بابو اردو نہ
لکھے تو یہان مترجم کی جدا ضرورت باینہمہ فصل زائد ہوا اور تار وصل نہین
جب تو نقل در نقل کی گنتی ہی کیا ہے وائے بے انصافی اس طریقہ تراشیدہ پر
عمل کرنے والون سے پوچھا جائے ان سب وسائط کی عدالت و ثاقت سے
کہان تک آگاہ ہین حاشا للہ نام بھی تہین معلوم ہوتا نام در کنار اصل شمار
وسائط بتانا دشوار سب جانے دیجیے اسلام پر یہ ہی علم نہین اکثر ہنود
وغیرہم کفاران خدمات پر متعین غرض کوئی موضوع سے موضوع حدیث اس
نفیس سلسلہ سے نہ آتی ہوگی پھر ایسی خبر پر امور شرعیہ کی بنا کرنا استغفر اللہ ظلما تو علما

مین نہین جانتا کہ کسی عاقل کا بھی کام ہو ✣

تنبیہہ چہارم

علما تصریح فرماتے ہین کہ دوسرے شہر سے بذریعہ خط خبر شہادت دینا صرف قاضی شرع سے خاص جسے سلطان نے فصل مقدمات پر والی فرمایا ہو یہان تک کہ حَکَم کا خط مقبول نہین درمختار مین ہے القاضی یکتب الی القاضی وھو نقل الشھادۃ حقیقۃ ولا یقبل من محکم بل من قاض مولی من قبل الامام اھ ملتقا فتح مین ہے ھذا النقل بمنزلۃ القضاء ولھذا لا یعمل الا من القاضی غیر قضاۃ تو یہین سے الگ ہوئے رہے قاضی اون کی نسبت صریح ارشاد کہ اس بارے مین نامہ قاضی کا قبول بھی صرف اس وجہ سے ہے کہ صحابہ وتابعین رضوان اللہ تعالے علیہم اجمعین نے برخلاف قیاس اوس کی اجازت پر اجماع فرما لیا ورنہ قاعدہ یہی چاہتا تھا کہ اوس کا خط بھی اون ہین وجہون سے جو اوپر مذکور ہوئین مقبول نہو اور ظاہر کہ جو حکم خلاف قیاس مانا جاتا ہے مورد سے آگے تجاوز نہین کر سکتا اور دوسری جگہ اوسکا اجرا محض باطل وفاحش خطا پھر حکم قبول خط سے گزر کر تار تک پہونچنا کیونکر روا ائمہ دین تو یہان تصریح فرماتے ہین کہ اگر قاضی اپنا آدمی بھیجے بلکہ بذات خود ہی آکر بیان کرے کہ میرے سامنے گواہیان گزرین ہرگز نہ سنینگے کہ اجماع تو صرف دربارہ خط منعقد ہوا ہے پیام ایلچی وخود بیان قاضی اوس سے جدا ہے امام علامہ محقق علی الاطلاق شرح ہدایہ مین فرماتے ہین الفرق بین رسول القاضی وکتابہ حیث یقبل کتابہ ولا یقبل رسولہ ان

غاية رسوله ان يكون كنفسه وقد منا انه لو ذكر ما لی کتابه لذلك القاضے بنفسه لا يقبله وكان القياس فے کتابه کذلك الا انه اجيز باجماع التابعين علے خلاف القياس فاقتصر عليه

سبحن اللہ پھر تار بیچارے کی کیا حقیقت کہ اوسے کتاب القاضی پر قیاس کریں اور جہان خود بیان قاضی شرعاً بے اثر وہان بنائے احکام اوس کے سر پر تیغ ع ببین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا ۔ اور جب شرعاً قاضی کا تاریون ہی اعتبار تو اوروں کے تار کی جو ہستی ہے وہ ہماری تقریر صدر سے آشکار کہ مقبول الکتاب کا تار نا چیز تو مردود الکتاب کا تار کیا چیز ولا حول ولا قوۃ الا باللہ الملک العزیز

تنبیہ پنجم

قاضی شرع کا نامہ بھی اوس وقت مقبول جب دو مرد ثقہ یا ایک مرد دو عورتین عادل دار القضا سے یہان آکر شہادت شرعیہ دین کہ یہ خط بالیقین اوسی قاضی کا ہے اور اوس نے ہمارے سامنے لکھا یا ہمکو پڑھکر گواہ کر لیا کہ یہہ خط اوسیکا ہے ورنہ ہرگز قبول نہین اگرچہ ہم اوس قاضی کا خط پہچانتے ہون اور اوس کی مہر بھی لگی ہو اور اوس نے خاص اپنے آدمی کے ہاتھ بھیجا بھی ہو ہدایہ مین ہے۔ لا يقبل الكتاب الا بشهادة رجلين او رجل وامرأتين لان الكتاب يشبه الكتاب فلا يثبت الا بحجة تامة وهذا لانه ملزم فلا بد من الحجة فتاوی ہندیہ مین ملتقط سے ہے۔ يجب ان يعلم ان كتاب القاضی الی القاضے صار حجة شرعاً فے المعاملات بخلاف القياس لان الكتاب قد يفتعل ويزور الخط يشبه الخط والخاتم يشبه الخاتم ولكن جعلناه حجة

بالاجماع ولكن انما يقبله القاضي المكتوب اليه عند وجود شرائطه ومن جملة الشرائط البينة حتى ان القاضي المكتوب اليه لا يقبل كتاب القاضي ما لم يثبت بالبينة انه كتاب القاضي عقود الدریہ مین فتاوی علامہ قاری الہدایہ سے ہی اذا شهد وا انه خطه من غير ان يشاهد واكتابته فلا يحكم بذالک در مختار مین ہے واكتفى الثاني بان يشهد هم انه كتابه وعليه الفتوى سبحن اللہ یہ خطوط یا تار جو یہان آتی ہین اونکے ساتھ کون سے دو گواہ عادل اگر گواہی دیتے ہین کہ فلان نے ہمارے سامنے لکہا یا تار دیا مگر ہے یہ کہ ناواقفی کیساتھ امور شرع مین بیجا اغلاط سب کچھ کراتی ہے نسئل الله توفيق الصواب وبه نستعين في كل باب العزیز اس زمانہ فتن مین لوگون کو احکام شرع پر سخت جرأت ہی خصوصًا اون مسائل مین جن مین حوادث جدیدہ سے تعلق ونسبت ہی جیسے تار برقی وغیرہ سمجھتے ہین کہ کتب ائمہ مین انکا حکم نہ نکلیگا جو مخالفت شرع کا الزام ہم پر چلیگا مگر نہجانا کہ علماء دین شکر اللہ مساعیہم الجمیلہ نے کوئی حرف ان عزیزون کے اجتہاد کو نہین رکھا ہی تصریحًا تلویحًا تفریعًا تاصیلًا سب کچھ فرمادیا ہی زیادہ علم اوسے ہی جسے زیادہ فہم ہے اور انشاء اللہ العزیز زمانہ اون بزرگان خدا سے خالی نہوگا جو مشکل کی تسہیل مفصل کی تحصیل صعب کی تذلیل مجمل کی تفصیل سے باہر ہون بحر سے صدف صدف سے گوہر یدر درخت درخت سے ثمر نکالنے پر باذن اللہ قادر ہون لا اخلا الکون من امثالهم اٰمین اٰمین برحمتك يا ارحم الراحمين وصلى الله تعالى على خاتم النبيين محمد وآله وصحبه اجمعين والله سبحنه وتعالى اعلم وعلمه جل مجده اتم واحكم

كتبه عبده المذنب احمد رضا البريلوى
عفى عنه بمحمد المصطفى النبى الامى
صلى الله تعالى عليه وسلم

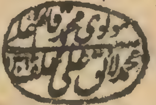
مواہیر علمائے بریلی

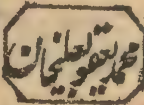
صحیح الجواب

اصاب المجیب
محمد یعقوب علیخان عفا اللہ عنہ

ہذا ہو عین التحقیق وما سواہ فہو
باطل تحقیق







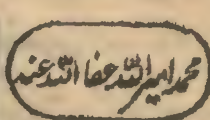


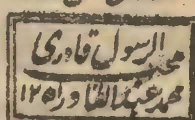
مواہیر علمائے بدایون

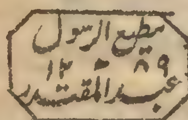
ہذا ہو الحق فماذا بعد الحق الا الضلال - اصاب المجیب الفقیر عبد القادر
القادری عفی عنہ

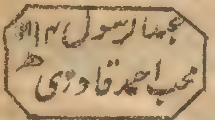
المجیب مصیب الفقیر عبد المقتدر

صح الجواب



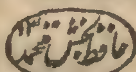


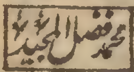




قد اصاب من اجاب

الجواب صواب



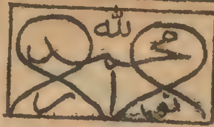


دستخط علمائے مدرسہ عالیہ کلکتہ

جواب صحیح است	الجواب ظاہر الصواب واللہ اعلم بالصواب	الجواب صحیح
احمد ختم اللہ ربانجی	محمد عبد الحی صانہ اللہ عن الغی	حسن داود
مدرس اول	مدرس اول پنشن دار	ساکن بہروان
الظاہر ان المجیب مصیب واللہ اعلم	الحق ما افتی بہ واللہ اعلم	محمد اللہ داد غفر لہ رب العباد
سعادت حسین عفی عنہ مدرس چہارم	عبد الرحیم عفی عنہ مدرس دوم	مدرس دوم پنشن دار

مواہیر علمائے حیدرآباد

مسائل فی ھذا المسطور صحیح ماکتب فی ھذا القرطاس صحیح لاشبہ فیہ



محمد فضل حق ۱۲۹۱ — محمد علی ۱۲۹۱

الجواب المرقوم صحیح حق لاریب فیہ

محمد مظہر الدین — محمد عنایت علی

مواہیر علمائے دہلی

الحکیم الرشید ہو ۱۲۹۶ فی المدرسۃ فتحپوریہ دہلی

قسمت عبد الحکیم علم شد از فیض قادر

مواہیر علمائے رام پور

الجواب الصواب — قد صح الجواب — قد صح الجواب واللہ تعالیٰ اعلم

محمد ارشاد حسین ۱۲۸۳ — محمد امداد حسین عفی عنہ — محمد لطف اللہ عفی عنہ

محمد امداد حسین — خادم شریعت رسول اللہ مفتی محمد لطف اللہ ۱۲۹۶ھ

الجواب ھوالجواب ومن قال سوے

ذلک فقد قال محالا

العبد

محمد اعجاز حسین

عفی عنہ

الجواب صحیح

ہجری شاہ سید حسین ۱۲۹۶

ابوالنعمان محمے الدین محمد اعجاز حسین مجددی عفی عنہ وعن والدیہ والمسلمین ۱۲۹۹ھ

مطبوعۂ جدید رسائل کی فہرست

نام کتاب	قیمت
اعز الاکتناہ اس مین اس امر کا ثبوت ہے کہ جو زکوٰۃ ندے اور خیرات دیا کرے تو اوسکی خیرات مقبول نہین جبتک کہ وہ زکوٰۃ ادا نہ کرے۔	۱/
التحریر الجید اسمین اس امر کی تحقیق کہ مسجد کی اشیار کی خرید و فروخت جائز ہے یا نہین۔	۱/
الادلی الہلال اس رسالہ مین یہ ثابت کیا گیا ہے کہ رویت ہلال تار و خط کی خبر شرعاً معتبر نہین	[illegible]
الاعلام بحال البخور فی الصیام اسمین اس امر کی تحقیق کیگئی ہے کہ دہوان و بخور وارکے ناک و حلق مین قصداً یا بغیر قصد چلا جائے تو روزہ فاسد ہوتا ہے یا نہین۔	زیر طبع
رادّ القحط والوبا اسمین ساطہ حدیثو لیسے صدقہ کی فضیلت اور اسکی خوبیان اور صلۂ رحمی کے فوائد اور مسلمانونکو جمع ہو کر کھانا کھانے اور کھلانیکا ثواب اور انکے ماسوا اور فوائد دنیویہ واخرویہ بیان کیے گئے ہین	زیر طبع
اعلام الاعلام بان ہندستان دار الاسلام اس مین اس امر کا ثبوت ہے کہ ہندوستان دار الاسلام ہی دار الحرب نہین اور اس امر کی تحقیق کہ آج کل کے یہود و نصاریٰ کتابی ہین یا نہین۔	زیر طبع
شمع ہدایت یہ رسالہ بچون عورتون کو دینی تعلیم دینے والا اور اسلامی احکام وعقائد سکھانے والا ہی	۳/

ملنے کا پتہ

دفتر مطبع اہلسنت وجماعت بریلی

